بخاری پلاؤ

ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، آکسفورڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ 1992 میں آکسفورڈ کی طرف سے سمرقند میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس کا مقصد تھا: خرتنک میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے نزدیک واقع مسجد کی تعمیر نو اور توسیع۔ اس کانفرنس میں دنیا کے مختلف علاقوں سے علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ ان کی تعداد سو سے زائد تھی۔ ہمارے اکرام میں سمرقند کی انتظامیہ نے پر تکلف دعوت کی، جس میں خاص ڈش بخاری پلاؤ کی تھی۔ ان لوگوں نے بتایا کہ یہ ازبکستان کی قدیم قومی ڈش ہے۔ اس کا نام بخاری ہے، کیوں کہ اس کی ابتدا بخارا سے ہوئی تھی۔ وہ پلاؤ مجھے اب تک دو وجہوں سے یاد ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں ہندوستانی مسالے نہیں تھے، دوسرے یہ کہ اس میں خشک میوہ جات وافر مقدار میں تھے۔ ان دونوں خصوصیات کی وجہ سے ہم لوگوں نے اسے بریانی سے تشبیہ دینا مناسب نہ سمجھا۔ وہ اس قدر لذیذ تھا کہ بہت دنوں تک ہماری گفتگو کا موضوع بنا رہا۔

اس کے بعد سنہ ۲۰۱۹ میں دوبارہ بخارا جانا ہوا، اور اس بار بخارا میں اسی بخاری پلاؤ کے تناول کرنے کا اتفاق ہوا۔ وہی لذت اور وہی میووں کی کثرت۔

کل میں نے محرم سنہ ۱۴۴۳ ہجری کے عمرہ کے سفرنامہ میں پلاؤ بخاری کا تذکرہ کیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ منورہ میں شیخ احمد عاشور نے ہم لوگوں کو عشائیہ پر مدعو کیا، جس میں وہاں کے مشہور عالم شیخ حامد اکرم بخاری بھی موجود تھے۔ ان کے دادا نے روسیوں کے تسلط کے بعد بخارا سے ہجرت کی تھی۔ وہاں سے وہ ہندوستان گئے، بمبئی میں قیام کیا، اور وہیں شادی کی۔ بعد میں مدینہ منورہ ہجرت کی۔ شیخ کی والدہ بھی اردو بولتی تھیں۔ مجلس کے دوران بخارا کا ذکر آیا۔ عام طور سے بخارا سے آنے والے علماء شیخ کے یہاں قیام کرتے ہیں، اور مدینہ کے بخاری اوقاف کے وہ ذمہ دار رکن بھی ہیں۔

انہوں نے مجھ سے بخارا کے دونوں سفروں کی تفصیلات دریافت کیں۔ نیز امتحاناً پوچھا کہ وہاں کا سب سے اچھا کھانا آپ کو کیا لگا؟ میں نے پلاؤ بخاری کا تذکرہ کیا تو انہوں نے میری پسند کی تصویب کی۔

بخارا ہی سے پلاؤ بخاری کا تعلق ہے۔ یہ بات تقریباً تیس سال سے میرے نزدیک مسلمات میں رہی ہے۔ آج اس مسلّمہ پر میرے عزیز شاگرد مولانا توقیر صاحب ندوی نے عمان اور امارات کے باورچیوں کے حوالہ سے حملہ کرنے کی کوشش کی تو میں نے اسے دخل در معقولات یا نکتہ بعد الوقوع سے زیادہ اہمیت نہ دی۔ پھر میں نے سوچا کہ مولانا توقیر باصلاحیت عالم ہیں، قرآن کا درس دیتے ہیں اور ان کے مستفیدین کا حلقہ بھی وسیع ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ باورچیوں کی سند سے حاصل کیا گیا یہ علم اعتبار پا کر اصحاب علم وفن کو متاثر کر دے۔ یہ خیال ذہن میں آتے ہی میرے ذہن میں موضوع احادیث اور من گڑھت روایات کی پوری تاریخ تازہ ہو گئی۔ لہذا ضروری سمجھا گیا کہ حق کا دفاع کیا جائے اور پلاؤ بخاری کی حرمت کی حفاظت کی جائے۔

اس کے لئے میں نے انگریزی زبان میں ویکیپیڈیا، بخارا اور ازبکستان کے ویب سائٹس، اور مختلف ڈکشنریوں میں پلاؤ بخاری پر لکھے گئے مقالات پڑھے، وہ کافی طویل ہیں، ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پلاؤ بخاری ازبکستان کی قومی ڈش ہے، اس کے مفردات ہیں: چاول، گوشت کی بوٹیاں، گاجر، پیاز، مٹر پھلی، کشمش، اور دیگر خشک میوہ جات۔ اس کی ابتدا بخارا سے ہوئی تھی اور اس پلاؤ کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ یہ اس علاقہ کی مشہور ڈش ہے، اور وہیں سے دنیا کے دوسرے علاقوں میں پھیلی۔

روسی تسلط کے بعد بخارا کے لوگ بڑی تعداد میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ وغیرہ میں قیام پزیر ہو گئے۔ وہ جہاں بھی گئے بخاری پلاؤ ساتھ لے گئے۔ جیسے دنیا میں ہندوستانی جہاں کہیں ہیں وہاں بریانی موجود ہے۔ عربی زبان میں پلاؤ کے لئے کوئی لفظ نہیں تھا تو انہوں نے اسے رز بخاري کہنا شروع کر دیا۔ جن لوگوں کو یہ تاریخ نہیں معلوم انہوں نے لفظ بخار سے اسے مشتق قرار دیا۔ اس طرح کے تصرفات زبانوں اور تہذیبوں میں بہت عام ہیں۔ اس اشتقاق کی حیثیت ایک غیر دلچسپ لطیفہ سے زیادہ نہیں۔

لہذا آپ بخاری پلاؤ کھائیں اور پوری رغبت سے کھائیں لیکن احسان فراموشی نہ کریں، اور نہ تدلیس سے کام لیں۔ بخارا کا ذکر ضرور کریں۔

ALAWRAAQ
Publications
www.alawraaq.com